مشرف کی نقل و حرکت پر پابندی عائد کریں

سابق صدر پرویز مشرف نے گزشتہ روز سعودی عرب روانگی کے وقت اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے یہ بیان دے کر سانحہ لال مسجد و جامعہ حفصہ کے متاثرین کے زخموں پر پھر نمک پاشی کی کہ اس سانحہ میں کوئی خاتون اور بچے شہید نہیں ہوئے بلکہ سب دہشت گرد مارے گئے تھے۔ لال مسجد و جامعہ حفصہ کے آپریشن کے حوالے سے وہ نہ صرف پوری ڈھٹائی کے ساتھ اپنے موقف پر قائم ہیں بلکہ اس موقف کو جھٹلانے والے لوگوں کو چیلنج بھی کرتے رہتے ہیں جب کہ پورے پروٹوکول کے ساتھ بیرونی دوروں کی انہیں کھلی چھوٹ بھی ملی ہوئی ہے۔

لال مسجد کے خطیب مولانا عبدالعزیز نے گزشتہ روز مشرف کے بیان پر ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ لال مسجد میں ایک قتل ہوا یا سینکڑوں، اللہ پرویز مشرف سے حساب لے گا۔ مسلم لیگ (ق) کے سربراہ اور مشرف کے حکومتی حلیف چوہدری شجاعت پہلے ہی لال مسجد اور جامعہ حفصہ میں ہلاکتوں کے حوالے سے مشرف کے موقف کو جھٹلا چکے ہیں جب کہ اب ان کی کابینہ کے وزیر اور عوامی مسلم لیگ کے سربراہ شیخ رشید احمد بھی امیر جماعت اسلامی سید منور حسن سے ملاقات کے دوران گواہی دے چکے ہیں کہ مشرف کا بیان درست نہیں ہے۔ ان کے بقول اسلام آباد میں 28 قبریں ابھی تک لاوارث موجود ہیں۔ جامعہ حفصہ اور لال مسجد آپریشن کا گناہ تو اپنی جگہ، مشرف اپنی جرنیلی آمریت کا بھی دفاع کرتے نظر آتے ہیں اور قوم پر پھر سے مسلط ہونیکی تمنا بھی ظاہر کرتے رہتے ہیں۔ جس کی بنیادی وجہ یہی نظر آتی ہے کہ موجودہ حکمرانوں نے اقتدار دلانے والوں کے ساتھ کسی معاہدے یا کسی مجبوری کی بنیاد پر مشرف کو کھلی چھوٹ دے رکھی ہے حالانکہ آئین کو توڑنے اور جمہوریت اور عدلیہ پر شب خون مارنے کے سنگین جرائم کی پاداش میں تو انہیں پابند سلاسل ہو کر قانون اور انصاف کے کٹہرے میں ہونا چاہیے تھا اور اپنے فوجی حلف کی خلاف ورزی پر وہ کورٹ مارشل کے سزاوار ہونے چاہئیں مگر بیسیوں بے گناہ انسانوں کے خون سے ہاتھ رنگنے اور اس پر فخر کا اظہار کرنے، ملکی و قومی غیرت و وقار کو بٹہ لگانے اور اپنی غلط پالیسیوں کی وجہ سے دہشت گردی کے جہنم کی جانب دھکیلنے والے اس فوجی آمر کو اس کے سنگین جرائم کی بنیاد پر تو نشانِ عبرت بنایا جانا چاہیے تھا۔ ان کے خبث باطن کے کھلم کھلا اظہار اور آئے روز کی دھمکیوں سے لوگوں میں سخت غم و غصہ اور اشتعال پیدا ہو رہا ہے اور ان کی کسی ''بڑھک'' کی بنیاد پر کل کو کہیں بھی کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما ہو سکتا ہے اس لئے حکومت ان کی آزادانہ نقل و حرکت پر مکمل پابندی عائد کردے اور ان کے سنگین جرائم کی بنیاد پر قانون کے مطابق ان کا ٹرائل کیا جائے تاکہ آئندہ کسی طالع آزما جرنیل کو اپنے قانونی اور آئینی اختیارات سے تجاوز کرنے، آئین کو توڑنے اور جمہوریت پر شب خون مارنے کی جرأت نہ ہو۔

(اداریہ: نوائے وقت لاہور/ 22 اپریل 2009ء)